فیصد شرح 2.4 تھی اور حکومت نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ آئندہ پانچ سال میں یہ شرح 4% کر دے گی۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر سالانہ بجٹ کا 2.4% بھی صحیح طریقے سے خرچ کیا جائے اور اس میں کرپشن نہ ہو تو اس کے ذریعے بھی تعلیمی انقلاب برپا کیا جاسکتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے ایسا نہیں ہوتا۔ اس میں سے بھی بڑی رقم ضائع ہوتی ہے۔ بلکہ گھوسٹ سکولوں کی نظر ہو جاتی ہے۔

اب حال ہی میں یونیسکو کے تعاون سے پلڈاٹ نے ایک کل جماعتی کانفرنس مورخہ 5 فروری کو سرینا ہوٹل اسلام آباد میں منعقد کی۔ جس میں 16 سیاسی جماعتوں کے قائدین اور معتبر نمائندوں نے شرکت کی۔ (جس کی تفصیلی رپورٹ الگ سے دی جارہی ہے) جس میں پاکستان میں تعلیم سب کے لیے کے مشترکہ اعلامیہ پر دستخط کیے گئے۔ ان میں سے چھ جماعتوں کے منشور میں پہلے ہی تعلیم کو لازمی اور مفت کرنے کی بات شامل ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ نئی آنے والی سیاسی' جمہوری حکومت تعلیم کے لیے کیا انقلابی اقدامات اٹھاتی ہے۔ بہرحال پاکستان کا مستقبل تعلیم ہی کے ساتھ وابستہ ہے اور آنے والا کل تعلیم کے بغیر نامکمل اور ادھورا ہے۔ اُمید کرنی چاہیے کہ آنے والی حکومت تعلیم کو ترجیح دے گی اور کم از کم پرائمری تک تعلیم کا بخوبی اہتمام کرے گی۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

اسلام کی حقانیت......!

اسلام کی حقانیت' سچائی کو جاننے کے لیے سب سے بڑی رکاوٹ تعصب' حسد' کینہ' ہٹ دھرمی اور نفرت ہے۔ اگر کوئی ان مذموم اوصاف سے ہٹ کر چند لمحات کے لیے اسلام کے عقائد' عبادات' معاملات' حدود و تعزیرات اور اس کے عائلی خاندانی قوانین پر غور و فکر کرے تو وہ اس کی حقیقت' سچائی کا اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا اور اس کا برملا اظہار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ خصوصاً یورپ میں آئے دن ایسے مظاہرے ہوتے رہتے ہیں۔ انفرادی طور پر تو ایسے سینکڑوں واقعات ہیں' جو شعوری طور پر اسلام کا گہرا مطالعہ کرتے ہیں اور پھر حق کو

قبول کرنے میں دیر نہیں کرتے اور بعض دفعہ کسی اہم عہدے پر فائز بعض شخصیات بھی پورے ہوش وحواس میں سلام کے محاسن کا ذکر کرتے ہیں اور اسے انسانیت کی بھلائی کا مذہب اور اس کے قوانین کو امن کی ضمانت قرار دیتے ہیں۔

اب حال ہی میں چرچ آف انگلینڈ کے آرچ بشپ آف کینٹبری ڈاکٹر روان ولیم نے بی بی سی ریڈیو-4 پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ اسلامی قوانین کو برطانیہ کے سول لاء میں شامل کرنا چاہیے۔ اب اس سے انحراف ممکن نہیں ہے۔ اسلامی قوانین کے لاگو ہونے سے برطانوی معاشرے میں باہمی رابطے کو فروغ ملے گا۔ لوگ ایک دوسرے کو بہتر طور پر سمجھ سکیں گے۔ مسلمانوں کو ایک اقلیتی کمیونٹی تسلیم کرتے ہوئے انہیں شادی بیاہ' طلاق اور مالیات وراثت کے حوالے سے مکمل آزادی دی جائے اور ان کے الگ قوانین اور عدالتوں کی گنجائش رکھی جائے۔

آرچ بشپ کے اس بیان پر برطانیہ سمیت پورے یورپ میں ہلچل مچ گئی ہے اور اب اسے شدید تنقید کا ہے۔ مغرب میں ایک عرصہ سے اسلام کے خلاف شرانگیز پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے۔ یورپ کے نام نہاد دانشور اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خوفزدہ ہیں اور اس کے غلبے سے خائف ہیں اور طرح طرح کے الزامات لگاتے رہتے ہیں۔ خصوصاً اسلام کو تشدد پسند مذہب کے طور پر متعارف کرایا جاتا ہے اور اس کے قوانین' حدود وتعزیرات کو بھی تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ عام لوگوں کو بدظن کرنے کے لیے خصوصی طور پر حدود میں قتل' زنا' چوری اور شراب خوری کے متعلق قوانین کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا جاتا ہے۔ ان حالات میں چرچ آف انگلینڈ کے آرچ بشپ کا یہ بیان خوشگوار ہوا کا تازہ جھونکا ہے۔

حقیقت یہ ہے اسلام کے تمام قوانین فطرت کے عین مطابق ہیں اور اسلام تمام انسانوں کو فطرت کے مطابق زندگی گزارنے کی تلقین کرتا ہے۔ خصوصاً دائرہ اسلام میں داخل ہونے والوں پر لازم ہوجاتا ہے کہ وہ اسلامی قوانین کے مطابق زندگی بسر کریں۔ حدود اللہ کی پابندی کریں' محرمات سے اجتناب کریں' احکامات کی